CHRISTIAN FAITH AND LIFE.

مسیحی عقیدہ اور زندگی

یعنی

اقراریوں کے لئے ہدایات کا رسالہ

مصنفہ

پادری ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی۔ گیرڈنر صاحب

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔لاہور

قیمت ۲/ ۱۹۲۵ء بار اول (۱۰۰۰)

P. R. B. S. Lahore

Approved by the C. L. M. C.

شری بالمکند سٹیم پریس ہسپتال روڈ میں باہتمام مسٹر ایف۔ ڈی۔ وارث
سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور چھپ کر شائع ہوا

دیباچہ

محمدی ممالک میں متلاشیوں اور اقراریوں کے لئے مسیحی عقیدے اور زندگی کی تشریح وتعلیم کے لئے سلسلہ وار اسباق کی ضرورت مدتوں سے مجھے محسوس ہورہی تھی اور لاکلام بعض دیگر کلیساؤں کے شرکا نے بھی اس ضرورت کو محسوس کیا ہوگا۔ ایسے اسباق کے محض سلسلے کی ہستی مفید تو ہے لیکن کافی نہیں۔ کاروباری لوگوں۔ ناتجربہ کار معلموں اور خود متلاشیوں اور اقراریوں کے لئے ایسے اسباق کے مطالعہ کے لئے خاص مدد کی ضرورت ہے۔ جماعت کے نقطۂ خیال سے اس امر کی کافی گنجائش رکھی گئی ہے اور حتی الامکان صحیح تشریح پیش کیجاتی ہے۔ البتہ ہر معلم حسب موقعہ اور حسب ضرورت اپنی مرضی کے مطابق اس میں تبدیلی اور کمی بیشی کرسکتا ہے۔ مبتدی کے نقطۂ نگاہ سے تشریحی نوٹوں کے لکھنے کی تکلیف سے وہ بچ جائیگا۔ اور اثنائے اسباق میں اپنے طور پر مطالعہ کرنے کی خاطر بہت سا مضمون مہیا کردیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں اگر کسی باقاعدہ کلیسیا یا جماعت کے پاس اس قسم کی مستند کتاب ہو تو وہ دنیا کے لئے اور خود اس کے لئے اس امر کی شہادت ہے کہ اس کی آرزو اسکا منشا اور ارادہ یہ ہے کہ وہ اُن کا وطنِ مالوف ہے جو دوسرے مذاہب وعقاید کو ترک کرکے مسیح پر ایمان لائے اور بپتسمہ پاکر کلیسیائی شراکت میں شامل ہوگئے۔ ممکن ہے کہ ایسی کتاب ان مسیحیوں کے لئے بھی مفید وممد ثابت ہو۔ جو عمر میں یا ایمان میں بچے ہیں۔ ماسوا انکے جو دیگر غیر مسیحی دیانت

سے نکلکر مسیحی ہو گئے ہوں یہ کتاب تین رسالوں میں منقسم ہے اور یہ اُس کتاب کا دوسرا رسالہ ہے پہلے رسالے میں ہمارے خداوند اور منجی کی زندگی پر مختصر اسباق ہیں۔ اور ترتیب وار احتیاط سے اُن سے نتایج اخذ کئے ہیں۔ تیسرے اور آخری رسالے میں خود بپتسمہ کے ساکرمینٹ کے متعلق سبق ہیں۔ جب آدمی پہلے اور دوسرے رسالے کو سیکھ چکتا ہے۔ اور بپتسمے کا دن سامنے نظر آنے لگتا ہے۔ تو یہ اسباق اُسکے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ تیسرا رسالہ بہت مختصر ہے سوال و جواب کی صورت میں ہے۔ یہاں یہ قیاس کر لیا گیا ہے کہ متلاشی نے پہلے رسالے کو سیکھ لیا ہے۔ اور اب وہ اقراری بنکر اس دوسرے رسالے کے سبقوں کو سیکھنے لگا ہے۔ اِس دوسرے رسالے کی بنیاد نقایا کا عقیدہ ہے اور مفصلہ ذیل مضامین اُس کے ساتھ پیوند کر دیئے گئے ہیں اُن مقالوں میں اور اس ترتیب سے جو اس عقیدے کے بغور مطالعے سے متعلق ہیں

(۱) دنیا کی پیدائش (۲) انسان کی پیدائش اور افتادگی

(۳) مسیح کے لئے تیاری (۴) سلطنت کے بارے میں مسیح کی تعلیم

(۵) مسیح کا کفارہ (۶) انسان کی معافی

اس اصولی تعلیم کے بعد دس احکام اور مسیح کی "شاہی شریعت" کے سبق آتے ہیں۔ بعد ازاں مسیحی زندگی اور چال چلن کے متعلق مزید سبق ہیں۔ آخر میں فضل کے وسائل کا ذکر ہے جنکے ذریعے سے نو بپتسمہ یافتہ کی زندگی کو مدد۔ قوت اور ترقی مل سکتی ہے۔

شاید ہر ایک کلیسیا کے پاس اپنے اپنے تعلیم کے ایسے رسالے ہونگے۔ گو کہ اس مسلۂ تعلیم کا چشمہ انگریزی کلیسیا ہے۔ تو بھی اس کتاب کے لفظ لفظ کو دیگر کلیسیاؤں کے نقطۂ خیال سے تولا ہے۔ اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس رسالے کی ساری تعلیم

دعوہ بتپسمہ کی تعلیم کے) کتاب مقدس کے خالص چشمہ سے براہ راست اخذ کیگئی ہے۔ اور عین اُس کے مطابق ہے۔ اس لئے وسیع معنی میں اس تعلیم کو کیتھولک کہ سکتے ہیں

اگر دیگر کلیسیائیں اس رسالے کو کُلیتہً قبول کرلیں تو میں اور بھی مشکور ہونگا۔ ورنہ یہ مضمون اُن سب کی نذر ہے جو اس قسم کا کوئی دوسرا رسالہ تالیف کیا چاہتے ہوں۔

یہ رسالہ عربی میں چھپ رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ اس انگریزی رسالے سے دوسری زبانوں میں بھی اسکا ترجمہ ہو جائیگا جو محمدی ممالک مین بولی جاتی ہیں۔

ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی جی۔

الف - ۱ سے ۲۲ تک سبق

مسیحی عقیدہ

دیباچہ — پہلا سبق

"میں ایمان رکھتا ہوں" ...... (دیکھو نقایا کا عقیدہ)

عقیدہ - اس سے کیا مراد ہے؟ جب ہم یہ کہتے ہیں "میں ایمان رکھتا ہوں" تو اس سے کیا مراد ہوتی ہے؟ یہ محض ذہنی رضامندی نہیں - خواہ وہ رضامندی یا تو اتباعی موروثی ہو یعنی خاندان کلیسیا یا قوم میں پُشت در پُشت مانا جاتا چلا آیا ہو) یا اکتسابی یعنی عقیدہ یا مذہب کی تبدیلی کے ذریعے سے حاصل کیا ہو۔

اس لفظ میں بذاتِ خود دل کے بدلنے یا زندہ کرنے کی قوت نہیں اور اسلئے نجات بخش قوت بھی نہیں (یعقوب ۲ - ۱۹ سے ۲۶)

ایمان سے کل انسان کا بدل جانا یا پھرنا مراد ہے یعنی اُسکی روح - ارادے اور رغبتوں کا بدل جانا - ایمان کے موضوع کی طرف، اور وہ بھی مستقل محبت اور کامل تسلیم کے ساتھ جو روح یوں سرِ تسلیم خم کر دیتی ہے - اور جس کے آگے سرِ تسلیم خم کرتی ہے اُسکو گناہ اور موت سے فی الحال اور ابد تک اپنا واحد نجات دہندہ مان لیتی ہے - اور زندگی کے سارے تعلقات میں اُسکو کامل اعتماد اور محبت سے قبول کر لیتی ہے -

جیساکہ خدا نے اپنے تیئں منکشف کیا ہے صرف وہی خدا اُسکے ایمان کا موضوع ہو سکتا ہے۔ یہ اُسکا عین "فضل" ہے کہ اُسنے یوں اپنے آپ کو ہماری نذر کیا یسوع اس ایمان کا موضوع ہے۔ کیونکہ وہ خدا کا اپنا مکاشفہ ہے۔ یوں مسیح پر ایمان لانے کے ذریعے ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں (۱ پطرس ۱-۱۱)

جب یسوع جسم میں آیا تو اُس پر ایمان لانے کے ٹھیک یہ معنی تھے (چند مثالیں پیش کرو) اور جب وہ آسمان پر صعود کر گیا تب بھی اُس پر ایمان لانے کے یہی معنی تھے (یوحنا ۲-۲۸ + اعمال و خطوط) صرف یہی زندہ ایمان ہے۔ جو راست باز ٹھیراتا یا "بچاتا" ہے۔

ہفتے کے لیٔے تلاوت

(۱) مقدس لوقا ۶-۲۶ سے ۴۹ (خاص کر ۴۶ و ۴۹ آیات)

(۲) مقدس یوحنا ۶-۶۰ سے ۶۸ (۳) مقدس لوقا ۷-۲ سے ۱۰

(۴) اعمال ۱۶-۱۹ سے ۳۴ (۵) گلتیوں ۲-۲۰ و ۲۱

(۶) رومیوں ۱-۱۶ و ۱۷ + ۵-۱ سے ۶

دوسرا سبق

"مَیں ایمان رکھتا ہوں ایک خدا قادرِ مطلق باپ پر"

دیباچہ میں جو ذکر آیا یہ اُسکا نتیجہ ہے کہ جو کوئی تہ دل سے یہ لفظ زبان پر لاتا ہے اُسے اُس شخص کا کچھ تجربہ ہونا چاہیے جس پر کہ وہ ایمان لایا ہے اور اُسکے کلام اور پیغام کا علم ہونا چاہیے۔ پہلے اور دوسرے حصّے کے سبقوں کا مقصد یہ ہے کہ

اُس تجربہ کی طرف رہنمائی کرے اور اُس علم کو ترقی دے ۔

"ایک خدا" اِس مُلک میں یہ عقیدہ عام مشہور ہے لیکن یہ تو تصویر کی چوکھٹ کی مانند ہی ہے سارا دارومدار اِس پر ہے کہ اِس چوکھٹ میں تصویر کیسی ہے - اب ہم اُس تصویر کا مطالعہ کریں ۔

"باپ" ۔ یہ تصویر ہے ۔ اِس لفظ کے پورے معنی تبدریج کھُلتے ہیں ۔ جوں جوں ہم اِن سبقوں میں ترقی کرینگے یہ معنی زیادہ زیادہ واضح ہوتے جائینگے بلکہ جسقدر عمر میں بڑھتے بڑھتے تجربہ میں ترقی کرتے جائینگے لیکن شروع کرنے کے لئے ایسے باپ کا خیال باندھو ۔ جو تمہاری نظر میں فی الحقیقت اِس دنیا میں باپ کہلانے کا مستحق ہو خدا ایسے باپ سے بھی بڑھکر باپ ہے ۔!

مسیح نے یہ عرفان ہمکو عطا کیا ۔ اس لئے اُس نے فرمایا "کوئی میرے وسیلے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا"

"قادرِ مطلق" ۔ انسان کے ذمہ کہ کسی کل ۔ نہ کسی غیر ذی عقل حیوان مطلق کے خلق کرنے میں جو ذی عقل و ذی روح ہو ۔ اور جسے نیک و بد چُننے اور مختارانہ فعل کا اختیار ہو ۔ اور جو اِس ذمہ داری کو محسوس کرتا ہو ۔ یہ قدرت و طاقت ہے ۔ خدا نے دانستہ اِس "قدرت مطلقہ" کو محدود کر دیا ۔ اِسکے یہ معنی ہیں کہ اُسنے یہ پسند کیا ۔

(۱) کہ انسان کے ذریعے دنیا میں بدی اور گناہ کے داخل ہونے کا امکان رہے

(۲) اُس بدی کے ساتھ جنگ کرے اور واحد اور اخلاقی اور روحانی وسائل کے ذریعہ نہ محض قدرتِ مطلقہ اور اعلےٰ قوت کے ذریعہ اِس دنیا کو نجات دے

تلاوت

(۱) پیدائش ۱- ۱ سے ۲۵ (۲) یوحنا ۱- ۱ سے ۵
(۳) زبور ۱۹ (۴) ایوب ۲۴- ۱ سے ۶
(۵) مکاشفہ ۴ باب (۶) پیدائش ۱-۲۶ سے ۲-۳ تک

تیسرا سبق

"جو آسمان و زمین اور سب دیکھی اور اندیکھی چیزوں کا خالق ہے"

(یعنی مادی اور روحانی جہانوں کا۔ آدمیوں اور فرشتوں کا خالق) پڑھو پیدائش ۱-۲۶ سے ۲-۳ تک۔ "ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں"

کس لحاظ سے انسان "خدا کی صورت پر" ہے ؟ اسلام نے بھی ان الفاظ کو ایک حدیث قدسی میں قلمبند کیا ہے اور اسکا بہت چرچا کرتے ہیں) **جواب** بلحاظ قوت حافظہ کے جو ماضی کی طرف نظر ڈالتا ہے۔ بلحاظ پیش بینی کے۔ جو مستقبل کی طرف نظر ڈالتا ہے بلحاظ قوت انتخاب کے (دیکھو پچھلا سبق)

اور بلحاظ قدسیت کی قابلیت کے

ان ساری باتوں کے لحاظ سے انسان خدا کی مانند جسقدر ہے اتنا حیوانات کی مانند نہیں۔

انہیں امور کے لحاظ سے انسان روح کہلاتا ہے۔ جیسا کہ خدا ہے۔ مقابلہ کرو یوحنا ۴-۲۴ کا۔ ا۔ کرنتھی ۲- ۱۱ سے۔ فرشتے بھی روحیں ہیں اور اُن کی صورت پر ہیں۔ زبور ۱۰۳- ۲۰ و ۲۱ لیکن انسان کی طرح اُنکے مادی جسم نہیں۔

تلاوت

(۱) پیدائش ۱-۲۶ سے ۲-۳ تک (۲) زبور ۸

(۳) اعمال ۱۷-۲۴ سے ۲۸ (۴) ۲کلسیوں ۲-۸ سے ۱۱

(۵) زبور ۱۰۳ (۶) پیدائش ۲-۴ سے ۲۵

چوتھا سبق

انسان کو "پیدا کیا" اور بلا افتادگی - پڑھو پیدائش ۲-۴ سے ۲۵

اپنے مادی جسم کی وجہ سے انسان کو یہ ادنےٰ مادی حیوانی جسم اسکے رہنمائی اور خدا جیسی صورت کے ماتحت رکھنا ضرور ہوا تاکہ مؤخرالذکر صورت کی صفات انسانی جسم میں ظاہر ہوجائیں۔ پس انسان کامل مخلوق نہ ہوا تھا لیکن اسکو ایسے قوے حاصل تھے جنکے وسیلے وہ کمال تک پہنچ سکے۔ یہ قوے اب تک بے نشو و نما تھے لیکن اب تک گناہ سے آلودہ نہ ہوئے تھے۔ اور نہ بدضمیر اُن میں پیدا ہوا تھا۔ اور نہ حیوانی اور روحانی ذاتوں کے موازنے میں خلل واقع ہوا تھا۔ اُسکا رشتہ خدا کے ساتھ ویسا ہی کامل تھا جیسا کہ چھوٹے بچے کا اپنے باپ سے ہوتا ہے۔ اس حالت کے لحاظ سے تو کامل تھا۔ لیکن خود مختاری پر عمل کرنے کے ذریعہ جو وہ بننے والا تھا۔ اُس لحاظ سے وہ ناکامل تھا۔ یعنی اُسکا اپنے نے خدا کو چننے۔ آزمائش کا مقابلہ کرنے اور خودی کو ترک کرنے کے لحاظ سے۔

یوں پیدائش کے دوسرے باب میں اس معصومیت کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے (دیکھو آیت ۲۵)۔ اور خدا کے ساتھ جو اُسکا آسمانی باپ ہے اُسکا رشتہ اتنک بگڑا نہ تھا۔ اسکی حقیقت

پیدائش ۲۰۰۹ کے ساتھ دوسرے باب کا مقابلہ کرنے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ حکم آیات ۱۶ و ۱۷
میں ۔ بچے کو بدی کا علم دو طرح سے حاصل ہو سکتا ہے (ا) نیکی پر عمل کرنے کے ذریعہ۔ جب کہ
اُسکا باپ بدی کے بارے میں اُسکو بتاتا ہے یا اُسکو اُس پر ظاہر کرتا ہے۔ جہاں تک کہ وہ
اُسکی برداشت کر سکتا ہے۔ (ب) یا بدی پر عمل کرنے کے ذریعہ باپ کی عدول حکمی کر کے
تُم کس طریقے سے چاہتے ہو کہ تمہارا بچہ "نیکی و بدی" کا علم حاصل کرے؟

کیا آیت ۱۶ کا یہ مقصد تھا کہ آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا تھا کہ اِنسان کو بدی کا راز
کبھی بھی معلوم نہ ہو؟ (خلقت ... یہ ... اُس وقت بھی اپنا عمل کر رہا تھا)۔ آسمانی مقاموں میں
گناہ ... بعض فرشتے بغاوت کر کے گر چکے تھے)۔

تلاوت

(۱) پیدائش ۲-۴ سے ۱۷
(۲) پیدائش ۲-۱۷ سے ۲۵
(۳) اعمال ۱۴-۱۵ سے ۱۷
(۴) زبور ۱۱۹-۱ سے ۱۶
(۵) مرقس ۱۰-۲ سے ۹
(۶) پیدائش ۳-۱ سے ۱۱

پانچواں سبق

اِنسان کی آزمائش - پڑھو پیدائش ۳-۱ سے ...

اُن دو طریقوں کو یاد رکھو جن سے بچے بدی کا علم حاصل کر سکتے ہیں پہلا طریقہ تو خدا
کی طرف سے تھا۔ اب شیطان کے طریقے کا ذکر ہوگا۔

پہلے پہل تو شیطان نے خدا کے کلام اور محبت کی طرف سے شک پیدا کر لیا پاؤ ۳-۱

پھر ایک صریح جھوٹ کہا (آیت ۴)۔ اور نیم صداقت کے وسیلے اُسے دلکش اور مرغوب و مقبول بنانے کی کوشش کی (آیت ۵)۔

یُون اُسنے اُس ممنوع فعل کو ازحد دلکش بنا دیا (آیت ۶)۔ حتیٰ کہ اُسکی اشتہا پیدا ہو گئی جسکا نتیجہ نافرمانی ہوا۔

اب بدی کے مرتکب ہونے کے ذریعہ لوگوں کو نیکی اور بدی کا علم حاصل ہوا۔ اور اُس سے مفصلہ ذیل نتائج فوراً پیدا ہوئے

(۱) ضمیر انسانی بگڑ گیا (آیات ۷ و ۱۱)

(۲) بدن اور ادنےٰ ذات کا غلبہ روح اور اعلےٰ ذات پر ہوگیا اور یوں دونوں کی حالت بگڑ گئی

(۳) باپ سے رشتہ ٹوٹ گیا (آیات ۸ سے ۱۰)

(۴) موت۔ (آیات ۲۲ سے ۲۴)

کیا یہ مہربانی میں داخل ہو تاکہ افتادہ انسان کو ابد تک زندہ رہنے دیا جاتا؟ بدن کی موت آدمی کے سامنے اِس امر کی تشبیہ تھی کہ گناہ کیسے روح کا خون کرتا ہے۔

دھیان کے لئے ۔ مذکورہ بالا بیان کا مقابلہ اپنے تجربے سے کرو کہ کیسے آزمائش کے وسیلے انسان گناہ میں پڑتا ہے۔

شہوت تم سے گناہ کرواتی ہے جبکہ تم کو یہ علم بھی ہو کہ ایسا ارتکاب غلط ہے۔ گناہ کے حظّ کے باعث وہ کیسا دلکش معلوم ہوتا ہے! لیکن ارتکاب کے بعد وہ حظّ غم سے بدل جاتا ہے اور مصیبت اُسکی جگہ لے لیتی ہے۔ پھر بھی گو تم گناہ سے نفرت بھی کرتے ہو تم اُسکو اپنے سے دور نہیں پھینک سکتے۔ تم بار بار اُسکی طرف عود کرتے ہو۔ "ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں! اِس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائیگا؟"

یوں ہی ہر ابنِ آدم کے ارتکاب گناہ کیوقت باباآدم کے گناہ کی تکرار پائی جاتی ہے۔

تلاوت کے لئے

(۱) پیدائش ۳ - ۱ سے ۱۱ (۲) پیدائش ۳-۲۲ سے ۲۴

(۳) یعقوب ۱ - ۱۲ سے ۱۶ (۴) رومیوں ۷ - ۹ سے ۲۴

(۵) یسعیاہ ۶ - ۱ سے ۵ (۶) ایوب ۴۲ - ۱ سے ۶

چھٹا سبق

نجات دہندے کا وعدہ - بدی کی ترقی پڑھو پیدائش ۳-۱۲ سے ۲۱ + ۴ - ۱ سے ۱۳

انسان کی عین افتادگی کے وقت خدا کی محبت نے نجات دہندے کا وعدہ کیا (آیت ۱۵)

اس آیت میں تجسم اور کفارہ دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

اگر تم اپنے کسی بچے کو ڈوبتا دیکھو تو کیا تم دوسروں کو اس کے بچانے کا حکم دو گے یا خود کود کر اسکو بچاؤ گے؟

لیکن پہلے یہ درکار تھا کہ گناہ پورے طور سے ظاہر ہو جائے اُس ایک مہلک بیج میں گناہ کے زہریلے پودوں کی ساری پنیری چھپی تھی۔ قائن کے گناہ سے اول تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آدم کی بگڑی ذات سے اولاد بھی بگڑی ہوئی پیدا ہوئی۔ دوم گناہ کا خوفناک اظہار ہوا نافرمانی کے بعد عداوت پیدا ہوئی اور عداوت سے خون کا ارتکاب ہوا!

تلاوت کے لئے

(۱) مقدس متی ۵ - ۲۱ و ۲۲ + یوحنا ۳ - ۱۰ سے ۱۵

(۲) مقدس متی ۵ - ۲۷ سے ۲۹ + ۲ سموئیل ۱۱ - ۱ سے ۴

(۳) رومیوں ۱-۱۸ سے ۳۲ (۴) رومیوں ۲-۱ سے ۱۱

(۵) افسیوں ۵-۳ سے ۶ (۶) مکاشفہ ۲۰-۱۱ سے ۱۵ + ۲۱-۷ و ۸

ساتواں سبق

آدم ثانی۔ مخلصی اور نجات دینے والے کے لئے تیاری

(۱) طوفان انسان کو یہ یاد دلا رہا تھا کہ عالمگیر گناہ کا نتیجہ عالمگیر تباہی تھی جبتک کہ خدا خود مخلصی کا انتظام نہ کرے۔

(۲) قوم کا انتخاب۔ تاکہ حقیقی خدا کے عرفان کی محافظ اور معلوم ہو۔ اور یوں ساری دنیا کے لئے روحانی متوکل ٹھہرے اور آنے والے نجات دہندہ کے لئے راہ تیار کرے۔

ابراہیم چنا گیا تاکہ اس قوم کا بانی ہو۔ "وہ خدا پر ایمان لایا اور یہ اس کے لئے راستبازی گنا گیا۔" (دیکھو سبق اول) اس لئے "وہ سب ایمانداروں کا باپ ہوا"۔

(۳) یہ چیدہ شخص (۲۰۰۰ ق م) ایک خاندان کا باپ ہوا۔ یہ خاندان بڑھتے بڑھتے ایک قبیلہ بن گیا۔ اور یہ قبیلہ بڑھتے بڑھتے موسیٰ کے دنوں میں ایک قوم ہو گیا (۱۵۰۰ ق م۔ مصر میں مدتوں غلام رہنے کے بعد)۔ موسیٰ کے وسیلے اُس قوم کو ایک شریعت ملی اور اُس سے خدا نے عہد باندھا یشوع کے عہد میں اس قوم کو ایک ملک مل گیا (۱۴۰۰ ق م) اور داؤد کے عہد میں بادشاہی حاصل ہوئی (۱۰۰۰ ق م) (یہ تاریخیں تخمیناً اور اندازاً ہیں تاکہ عام خیال پیدا ہو)

(۴) اس چیدہ قوم کے لئے داؤد بادشاہ ہونے کے لئے ممسوح ہوا اس لئے وہ اور اُسکے جانشین ممسوح یا مسیح کہلاتے رہے۔ لیکن جلد ہی یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ حقیقی مسیح اور خدا کی بادشاہی

کے حقیقی بادشاہ۔ اُبنِ داؤدؑ۔ بادشاہوں کے بادشاہ کی طرف اشارہ کرتے تھے۔
روحانی اشخاص اِس مسیح کی آمد کے منتظر تھے۔

تلاوت

(۱) پیدائش ۹-۶ سے ۲۲ } یا زبور ۱۰۵
(۳) خروج ۱۹ ۱ سے ۸
(۲) پیدائش ۱۲-۱ سے ۷ } یا زبور ۱۰۵
(۴) یشوع ۱-۱ سے ۱۱
(۵) ۱ سموئیل ۱۶-۱ سے ۱۱
(۶) زبور ۸۹-۱۹ سے ۳۷

آٹھواں سبق

جب وقت پُورا ہوا۔ تو خدا اپنے بیٹے کے وسیلے جو ساری چیزوں کا وارث تھا ہم سے ہمکلام ہوا۔ اِس سے پیشتر اُسنے نبیوں کے وسیلے مختلف زمانوں میں مختلف طریقوں سے کلام کیا تھا (عبرانی ۱-۱)

پس اِس اقرار کے بعد کہ خدا ہمارا باپ اور خالق ہے۔ ہم اِس ایمان کا اقرار کرتے ہیں

"ایک خداوند یسوع مسیح پر جو خدا کا اکلوتا بیٹا ہے"

"ایک خداوند" کیونکہ وہی اِس قابل ہے کہ تمہاری زندگی کا خداوند ہو جیسا کہ انجیل کے مطالعہ سے تم پر روشن ہو چکا ہے۔ کیونکہ خدا صرف اُسی میں مجسّم ہوا۔ اور آدمیوں کے لئے خُدا کا آخری کلام تھا۔

"یسوعؑ۔ (بمعنی نجات دہندہ)۔ انسانی نام جو اُسنے تجسّم کے بعد اختیار کیا۔ اور جب تک اِس جسم میں دنیا میں رہا وہ اِسی نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور ابدیت میں اب تک اُسکا یہی نام ہے کیونکہ وہ کل آج اور ابد تک یکساں ہے"

"مسیح" (یعنی ممسوح بادشاہ) - خدا کی بادشاہی کا سر (دیکھو آخری سبق)

"خدا کا اکلوتا بیٹا" ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ انسان (آدم) خدا کی صورت پر پیدا ہوا تھا - مسیح خدا کی غیر مخلوق صورت تھا - اُس میں خدا کی ذات ایسی نظر آتی ہے جیسے شیشے میں کوئی شکل دکھائی دیتی ہے "وہ باپ سے نکلا" - اِن سے "لفظ اکلوتے بیٹے" کے یہی معنی ہیں اور چونکہ وہ اُس باپ کی کامل صورت ہے اِس لئے وہ ازلی بیٹا ہے - اس لئے "جس کسی نے اُسکو دیکھا ہے اُس نے باپ کو دیکھا ہے"

تلاوت

(۱) عبرانیوں ۱ - ۱ سے ۴	(۲) عبرانیوں ۲ - ۲ سے ۹
(۳) اعمال ۲ - ۲۲ سے ۳۶	(۴) ۲ کرنتھیوں ۴ - ۱ سے ۶
(۵) یوحنا ۱ - ۱۵ سے ۱۸	(۶) یوحنا ۱۴ - ۶ سے ۱۱ اور ۱۰ - ۳۰

نواں سبق

"کُل عالموں سے پیشتر اپنے باپ سے مولود - خدا سے خدا - نور سے نور - حقیقی خدا سے حقیقی خدا - مصنوع نہیں بلکہ مولود - اُسکا اور باپ کا ایک ہی جوہر ہے اُسکے وسیلے سے کُل چیزیں بنیں"

اِن فقروں سے آیاتِ ذیل کے صحیح معنی ظاہر ہوتے ہیں: یوحنا ۱ - ۱ + کُلسی ۱ - ۱۷ + ۲ - ۹ + فلپیوں ۲ - ۶

الٰہی ذات واحد ہے - ہم ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں - لیکن اس وحدت سے یہ امکان خارج نہیں کہ ذات کے سوا کسی اور پہلو سے اُس میں کثرت ہو - یعنی "اقانیم" کے لحاظ سے۔

فطرت میں وحدت اور کثرت دونوں نمودار ہیں بلکہ وحدت کثرت پر مشتمل ہے اور یہ وحدت جس قدر کامل اور اعلےٰ ہوگی اُسی قدر زیادہ اس میں کثرت پائی جائیگی۔ مثلاً حیوان کی وحدت نباتات کی وحدت سے اعلےٰ ہے اس لئے اُسکی کثرت بھی اُس سے زیادہ ہے۔ انسانی ذات کی وحدت حیوان کی ذات سے اعلےٰ اور اُسکی کثرت بھی زیادہ ہے پس خدا میں جو سب سے اعلےٰ اور اکمل وحدت ہے کثرت بھی سب سے بڑی ہوگی۔ یعنی ثالوث کے اقانیم کی کثرت

اور یوں مسیح اِس دنیا میں اپنی پیدائش سے پیشتر موجود تھا۔ اِس دنیا کی پیدائش سے پیشتر ازل سے "پس خدا مسیح میں تھا"

تلاوت

(۱) مقدس یوحنا ۱-۱+ کلسیوں ۱-۱۷ اور ۲-۹ + فلپیوں ۲-۶

(۲) مقدس یوحنا ۱-۲ سے ۱۱ (۳) مقدس یوحنا ۸-۵۱ سے ۵۸

(۴) مقدس یوحنا ۱۷-۲۴ سے ۲۶ (۵) ۱-کرنتھی ۸-۱ سے ۶

(۶) مکاشفہ ۱-۷ سے ۱۸

دسواں سبق

"وہ ہم آدمیوں کے لئے اور ہماری نجات کے واسطے آسمان پر سے اُتر آیا اور روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے مجسّم ہوا"

ایک راز۔ کوئی آدمی نہیں بتا سکتا کہ یہ کیسے ہوا ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ یہ راز محبت کا مکاشفہ تھا۔ ہم آدمیوں کے لئے محبت اور ہماری نجات کے لئے محبت (یوحنا ۳-۱۶) "اتر آیا" فلپیوں ۲-۶ میں اس فروتنی کا اعلےٰ نقشہ کھینچا گیا ہے۔

"کنواری مریم سے مجسّم ہوا" تجسّم حقیقی تاریخی واقعہ تھا۔ اور اس مجسم شخص کی پیدائش کی کیفیت اُس عجیب الٰہی فعل کے عین مطابق تھی بلحاظ پاکیزگی۔ فروتنی اور جلال کے۔

"یہی مزاج ہم میں ہو جو اُسکے نام کے کہلاتے ہیں جو اُتر آیا اور مجسم ہوا"

تلاوت

(۱) لوقا ۱-۲۶ سے ۳۵ (۲) لوقا ۲- ۱ سے ۱۶

(۳) گلتیوں ۴- ۴ سے ۱۷ (۴) فلپیوں ۲-۳ سے ۱۱

(۵) عبرانی ۲- ۹ سے ۱۶ (۶) یوحنا ۱- ۱۱ سے ۱۸

گیارہواں سبق

"اور انسان بنا"

پھر دیکھو فلپیوں ۲-۶

نیز دیکھو مقدس یوحنا ۱-۱ اور ۱۴-جہاں "مجسّم" ہوا سے مکمّل انسانیت مراد ہے یسوع "حقیقی انسان" تھا۔ اُس لاثانی زندگی کا کُل انجیلی بیان حقیقی انسان کی تصویر ہے حقیقی شیرخوار۔حقیقی بچہ۔حقیقی لڑکا۔حقیقی جوان۔حقیقی انسان۔جو فی الحقیقت آزمایا گیا (عبرانی ۴-۱۵+ ۵-۲ و ۷ سے ۹)۔فی الحقیقت مرگیا۔

اُس انجیلی تصویر میں تمہارے یہ سبق تمکو یہ سکھاتے ہیں کہ اُس اصلی انسان کو پیار کرو اُسکی تنظیم کرو۔

قران میں یہ تصویر بہت موہوم اور بے پہچان سی کردی گئی ہے

وہ انسانی تصویر الٰہی تصویر بھی تھی

تمہیں وہ آیت یاد ہوگی جو اِن سبقوں کے شروع میں آئی تھی "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا"۔ پس جو تصویر آدم میں بگڑ گئی تھی وہ یسوع میں اصلی حالت پر بحال ہو گئی۔ وہ اُس میں اِس لئے بحال ہوئی تاکہ ہم میں بھی وہ صورت بحال ہو جائے جو مسیح میں ہیں۔
کلسیون ۱ - ۱۵ + ۳ - ۱۰ و ۱۱ + رومیوں ۸ - ۲۹

تلاوت

(۱) فلپیوں ۲ - ۳ سے ۱۱
(۲) مذکورہ بالا سبقوں کی آیات
(۳) یوحنا ۲۰ - ۳۰ و ۳۱
(۴) اعمال ۱۰ - ۳۴ سے ۴۳
(۵) ۱ - یوحنا ۱ - ۱ سے ۴
(۶) ۱ - یوحنا ۴ - ۹ سے ۱۶

بارہواں سبق

"اور پنطُس پیلاطُس کے عہد میں ہمارے لئے مصلوب بھی ہوا - اُس نے دُکھ اُٹھایا اور دفن ہوا"
پھر دیکھو فلپیوں ۲ - ۶ ادنیٰ سے ادنےٰ حالت تک وہ پست ہوگیا تاکہ جو گناہ اور شرم کے زیرین طبقے میں غلطان و پیچان ہوں اُنکو بھی وہاں سے نکال لے۔
"پنطُس پیلاطُس" - اِس شخص کا ذکر اس لئے ہوا تاکہ ہم پر واضح ہو جائے کہ اُس کی پیدائش کی طرح (کنواری مریم) اُسکی موت بھی ایک حقیقی تاریخی واقعہ تھا۔
یہ موت بہتوں کا چشم دید واقعہ تھا (یوحنا ۱۹ - ۳۴ و ۳۵) آغاز ہی سے ساری کلیسیا نے ہی کی تصدیق کی (۱ - کرنتھی ۱۵ - ۳)
ہمارے لئے - یعنی "ہمارے گناہوں کے لئے" (۱ - کرنتھی ۱۵ - ۱ سے ۳) کفارہ اب ایسا

امرِ واقعہ ہے جسے سب سمجھ سکتے مان سکتے اور تجربہ کر سکتے ہیں ۔ گو اِس امرِ واقعہ کی پوری تشریح نہ کر سکیں ۔ کیونکہ امرِ واقعہ اور اُس قیاس کے درمیان بڑا فرق ہے جو اُسکی تشریح کرتا ہے یعنی کے بارے میں علم حاصل کرنے سے مدت پیشتر وہ ہوا کا تنفس کرتا ہے ۔ ممکن ہے کہ قیاسی اور عقلی طور سے ہم کفارے کی تشریح کبھی بھی نہ کر سکیں یہ حد سے زیادہ وسیع ہے اور ازلیت و ابدیت تک پہنچتا ہے ۔

لیکن اگلے سبق میں ہم بتائینگے ۔ کہ بائیبل نے اِسکے متعلق کیا تعلیم دی ہے ۔

اِس اثنا میں اگلے ہفتے یسعیاہ ۵۳ کو اور اُسکے اپنے الفاظ کو متی ۲۰-۲۰ سے ۲۸ میں پڑھو ۔

تلاوت

(۱) فلپیوں ۲-۳ سے ۱۱ (۲) یسعیاہ ۵۳
(۳) متی ۲۰-۲۰ سے ۲۸ (۴) متی ۱۶-۲۱ سے ۲۶
(۵) ۱-پطرس ۲-۱۹ سے ۲۵ (۶) متی ۱۱-۲۵ سے ۳۰

تیرھواں سبق

"پاک نوشتوں کے بموجب مسیح ہمارے گناہوں کے لئے مرگیا"

صلیب پر خدا کی قدسیت اور محبت ایک ساتھ منکشف ہوئیں (زبور ۸۵-۱۰) ۔

قدسیت تو یوں ظاہر ہوئی کہ انسانی گناہ کے جُرم و سزا کو واضح کر دیا اور بتا دیا کہ یہ اِس امر کا مستوجب ہے کہ خدا کی زندگی سے علیحدہ ہو کر خوفناک موت میں مبتلا ہو ۔ (۲-تھسلنیکیوں ۱-۹) اور محبت کو اُس نے اپنے ہی وجود میں آشکارا کر دیا (دیکھو رومیوں ۳-۲۵ اور ۸-۳)

جو کوئی توبہ اور ایمان کی نگاہ سے اُس صلیب کو دیکھتا ہے وہ خدا کی اُس سزا سے جو اُس پر اور اُسکے گناہ پر عائد ہونے والی تھی گذر جاتا ہے۔ وہ اپنی نگاہ میں بھی اور خدا کی نگاہ میں بھی مسیح کے ساتھ مصلوب ہو جاتا ہے اور اِس لئے اُس سزا سے نکل جاتا ہے یوحنا ۵۔۲۴ "وہ موت سے گذر کر زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔ کس کی زندگی میں؟ اُسکی زندگی میں جو مر گیا اور پھر جی اُٹھا ایک نئی آسمانی زندگی خدا کے لئے۔

رومیوں ۶۔۳ و ۴ + کلسیون ۳۔۱ + گلتیوں ۲۔۲۰ سے ۲۴

تلاوت

(۱) متی ۲۷۔۳۲ سے ۵۰
(۲) مرقس ۱۵۔۲۲ سے ۳۷
(۳) لوقا ۲۳۔۲۲ سے ۴۷
(۴) یوحنا ۱۹۔۱۷ سے ۳۷
(۵) رومیوں ۵۔۶ سے ۱۰
(۶) ۱۔یوحنا ۴۔۷ سے ۱۰

چودھواں سبق

"اور تیسرے دن پاک نوشتوں کے بموجب جی اُٹھا"

مسیح کا جی اُٹھنا بھی تاریخی واقعہ ہے "(تیسرے دن")۔ اور یہ پاک نوشتوں کے بموجب تھا (لوقا ۲۴۔۲۵ سے ۲۷)۔ ایسے بھی بہتوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ خاصکر کُل رسولی جماعت اور رسولی کلیسیا نے (اعمال ۱۔۲۲ + ۱۔کرنتھی ۱۵۔۳ و ۴)

نئی زندگی کے معنے کا پھر مطالعہ کرو۔ زندہ مسیح اِس دنیا میں بھی اور اگلی دنیا میں بھی ہماری زندگی ہے (کلسیوں ۳۔۴)۔ "اِس دنیا میں" یوحنا ۱۴۔۱۹ + رومیوں ۶۔۴۔ "اگلی دنیا میں" یوحنا ۱۱۔۲۵ + رومیوں ۶۔۵۔

نیز دیکھو یوحنا ۳ - ۱۴ - ۶ : ۲۰ - ۳۲ : ۳۵ : ۲۴ : ۳۰ : ۵۱ سے ۵۸ + اس آخری مقام میں کھانے پینے سے
مراد جزو بدن کرنا یا یہ کہنا ہے کہ "یہ سب کچھ میرے لئے تقلیدِ ایمان ہے۔"

تلاوت

(۱) متی ۲۷ - ۵۰ سے ۲۸ - ۸ تک (۲) مرقس ۱۵ - ۴۲ سے ۱۶ - ۸ تک

(۳) لوقا ۲۳ - ۵۰ سے ۲۴ - ۱۲ تک (۴) یوحنا ۱۹ - ۳۸ سے ۲۰ - ۹ تک

(۵) رومیوں ۶ - ۳ سے ۱۱ (۶) کلسیوں ۳ - ۱ سے ۱۱

پندرھواں سبق

اور آسمان پر چڑھ گیا اور باپ کے دہنے بیٹھا ہے

اس نے ہماری ذوالجلال انسانیت کو الٰہی جلال تک پہنچا دیا

پھر پڑھو فلپیوں ۲ باب اور اب اس مقام کو ختم کرو۔ آیات ۹ سے ۱۱ + نیز یوحنا ۱۶ - ۲۸ / ۱۷ - ۵ + عبرانی ۴ - ۱۴ سے ۱۶

یہ نام یسوع۔ اس کا انسانی نام اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ انسانی ذات اس کے جلال میں بالدوام قائم رہیگی۔

جلال میں اس کا کام شفاعت ہے۔ عبرانی ۷ - ۲۵ + رومیوں ۸ - ۳۴

اس کی توقع فتح کلام کی اشاعت و بشارت کا ذریعہ ہے۔ عبرانی ۱۰ - ۱۲ و ۱۳

تلاوت

(۱) لوقا ۲۴ - ۳۶ سے ۵۳ (۲) مرقس ۱۶ - ۱۴ سے ۲۰

(۳) اعمال ۱ - ۱ سے ۱۲ (۴) رومیوں ۸ - ۳۱ سے ۳۹

(۵) عبرانی ۷-۲۵ سے ۸-۱ (۶) عبرانی ۱۰-۱۱ سے ۲۳

سولہواں سبق

"وہ جلال کے ساتھ زندوں اور مُردوں کی عدالت کے لئے پھر آنیوالا ہے"

وہ اپنے روح کے وسیلے پھر آچکا ہے۔ لیکن جب سب کچھ تیار ہوگا تو اسکا ظہور بے حجاب ہوگا

رُوح کے وسیلے اُسکے پھر آنے کا ذکر یوحنا ۱۴-۱۷ و ۱۸+متی ۲۸-۲۰ میں آیا ہے
دیکھو سبق اٹھارہواں (۳)

"ظہور بے حجاب" - دیکھو عبرانی ۹-۲۸+ ۱ یوحنا ۳-۲+ اعمال ۱-۱۱- "یہی یسوع"-
اتھسلنیکی ۴-۱۴ سے ۱۷

تو پھر کیا ہم اُسکے ظہور کو پیار نہ کرینگے (۲ تمتھیس ۴-۸) اور اُس دن کے لئے اپنے تئیں
پاک نہ کرینگے؟ (۱ یوحنا ۳-۳)

تلاوت

(۱) یوحنا ۱۴-۱ سے ۶ و ۱۵ سے ۱۸ (۲) اعمال ۱-۹ سے ۱۴
(۳) اتھسلنیکی ۴-۱۳ سے ۱۸ (۴) ۱-کرنتھی ۱۵-۵۰ سے ۵۸
(۵) عبرانی ۹-۲۴ سے ۲۸ (۶) ۱ یوحنا ۳-۱ سے ۳

سترہواں سبق

"اُسکی سلطنت ختم نہ ہوگی"

"خدا کی یہ بادشاہی" "یا آسمان کی بادشاہی" کیا ہے؟

مسیح نے بار بار اسکا ذکر کیا اور بیشمار تمثیلوں کے ذریعے سے اس کی تشریح کی۔ تم نے اسے اپنے انجیل کے سبقوں میں پڑھا ہوگا۔

یہ ایک روحانی انجمن ہے جسکی بنیاد خود مسیح نے اپنی سرکردگی میں ڈالی۔ دنیا میں یہ اس وقت اپنا اثر کر رہی ہے۔ جیسا کہ یہ آغاز سے اثر کر رہی تھی۔ تاکہ قدسیت۔ عدالت۔ اور خوبی وصداقت وخوشحالی کو ترقی دے۔ لیکن یہ اس جہان کی نہیں۔ کیونکہ اسکا چشمہ خدا ہے اسکا مقصد یہ نہیں کہ دنیاوی سلطنتوں یا بادشاہیوں جیسی ایک زیادہ شان وشوکت والی سلطنت قائم کرے بلکہ یہ مقصد ہے کہ زندگی۔ خاندانی۔ تمدنی یا قومی سارے رشتوں کو خدا کی پُرمحبت اطاعت میں لائے اور یوں اُنکو مقدس اور عادل اور خوبصورت اور راستی اور خوشحال بنائے جیسا کہ وہ خود ہے۔

اس زندگی کا مزید مطالعہ فصل ب میں ہوگا

یہ سلطنت بہت چھوٹے آغاز سے انسان کے دلوں میں شروع ہوتی ہے۔ (متی ۱۳-۳۲) + اور دنیا میں ترقی کرتے کرتے بہت بڑھ جاتی ہے (متی ۱۳-۳۱ و ۳۲) اس دنیا میں یہ چُپ چاپ اور بتدریج بڑھتی ہے۔ لیکن مسیح کے ظاہر ہونے پر یہ پورے جلال میں ظاہر ہوگی اور عالمگیر ہو جائیگی (دیکھو پچھلا سبق) سارے آسمان وزمین میں۔ (دیکھو متی ۱۳-۲۴ سے ۳۰ اور ۳۶ سے ۴۳)

یہ وہ سلطنت ہے "جو ختم نہ ہوگی"۔

نئے جنم کے وسیلے آدمی اس میں داخل ہوتا ہے (یوحنا ۳-۳)۔ اگرچہ انسان کی روح میں یہ تبدیلی نامعلوم طور سے پیدا ہو تو بھی عین جنم میں داخلہ کے لئے سخت کوشش اور بڑی دلیری درکار ہے (متی ۱۱-۱۲) (اعمال ۱۴-۲۲)

تلاوت

(۱) یوحنا ۳ - ۱ سے ۸ (۲) متی ۱۲ - ۱ سے ۱۰ اور ۱۸ سے ۲۴

(۳) متی ۱۲ - ۲۴ سے ۳۰ اور ۳۶ سے ۴۴ (۴) متی ۱۲ - ۴۴ - ۵۲

(۵) متی ۲۵ - ۱۴ سے ۳۰ (۶) افسیوں ۵ - ۱ سے ۵

اٹھارہواں سبق

"میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر جو خداوند اور زندگی بخشنے والا ہے وہ باپ اور بیٹے سے صادر ہے اُسکی باپ اور بیٹے کے ساتھ پرستش و تعظیم ہوتی ہے۔ وہ نبیونکی زبانی بولا"

(۱) زندگی اور کلام کی روح عہد عتیق میں۔ باپ کے عہد میں اسکا کام (پیدائش ۱ - ۲ - یسعیاہ ۶۱ - ۱) یعنی خلقت اور نبوت کے کام میں

(۲) بیٹے کے عہد میں اُسکا کام - لوقا ۱ - ۳۵ لوقا ۳ - ۲۲ + ۴ - ۱۸

(۳) اُسکا کام موجودہ عہد میں جو اُسکا اپنا ہے - کہ انسانوں کے روحوں میں مسیح کو روحانی طور پر منکشف کرے حتی کہ اُنکو نیا جنم حاصل ہو - اور وہ اُنکی روحوں میں روحانی طور پر سکونت کرنے لگے اور یوں اُنکو پاکیزہ بناکے اپنی مانند بنالے (دیکھو پچھلا سبق) - یوحنا ۳ - ۳ + اعمال ۱ - ۴ و ۵ و ۸ + یوحنا ۱۴ - ۱۶ سے ۲۰ + ۱۶ - ۱۳ و ۱۴۔

تلاوت

(۱) یوحنا ۱۴ - ۱۵ سے ۲۶ (۲) یوحنا ۱۶ - ۵ سے ۱۵

(۳) یوحنا ۱۶ - ۶ سے ۸ + ۲ - ۱ سے ۱۲ (۴) اعمال ۲ - ۱۴ سے ۳۶

(۵) اعمال ۲ - ۳۷ سے ۴۷ (۶) اعمال ۵ - ۱ سے ۱۱

اُنیسواں سبق

"اور مَیں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر۔ جو خداوند اور زندگی بخشنے والا ہے وہ باپ اور بیٹے سے صادر ہے اِسکی باپ اور بیٹے کے ساتھ پرستش ہوتی ہے۔ وہ نبیوں کی زبانی بولا"

اس لئے اب روح القدس بلا امتیاز "خدا کا روح" کہلاتا ہے یا "باپ کا روح"۔ یا "بیٹے کا روح" "مسیح کا روح"۔ "یسوع کا روح"۔ خداوند (یسوع) کا "روح"۔ اب اُسکا کام ہے کہ مسیح کی چیزوں سے لیکر انکو روح پر ظاہر کرے تاکہ مسیح۔ روح میں لبنے لگ جائے۔

جب وہ مسیح کو روح تک پہنچاتا ہے تو مسیح کی خوبیوں کو بھی پہنچاتا ہے۔ اور یوں مسیح کی قوت کو۔

خوبیوں کے لئے دیکھو گلتیوں ۵ - ۲۲ و ۲۳ + ۲ کرنتی ۳ - ۱۸

قوت کے لئے دیکھو رومیوں ۸ - ۹ سے ۱۱ + اعمال ۱ - ۸ ؛

(نوٹ) کتاب مقدس اور علم الٰہی کے لحاظ سے شرقی کلیسیا کا یہ کہنا درست ہے کہ "وہ باپ سے صادر ہے"۔ لیکن بلحاظ نئے عہد کے مغربی کلیسیا یہ ٹھیک کہتی ہے کہ "وہ باپ اور بیٹے سے صادر ہے"۔ کیونکہ یہ ہمیں اِس امر کی یاد دلاتا ہے کہ وہ یسوعؔ مسیح کے وسیلے روح تک پہنچتا ہے اور یوں یسوعؔ کو اُسکی پوری معموری کے ساتھ روح تک پہنچاتا ہے۔ شاید ان دو طریقوں کی اس جملے میں تطبیق ہوتی ہے کہ "وہ باپ سے بیٹے کے وسیلے صادر ہوتا ہے"

تلاوت

(۱) یوحنا ۱۵ - ۱ سے ۸
(۲) رومیوں ۸ - ۵ سے ۱۶
(۳) گلتیوں ۵ - ۱۶ سے ۲۵
(۴) ۲۔کرنتھی ۳ - ۳ سے ۱۸
(۵) ۱۔کرنتھی ۲ - ۱ سے ۱۲
(۶) ۱۔یوحنا ۴ - ۷ سے ۱۳

بیسواں سبق

اوراب خدا باپ بیٹے اور رُوح القدس پر ایمان کا اقرار کرنے، اور رُوح القدس کے اس کام کا ذکر سننے کے بعد کہ وہ ایمانداروں کو ازسرنو پیدا کرتا اور انکی تقدیس کرتا ہے ہم یہ سننے کے لئے تیار ہوتے ہیں

"اور ایک کیتھولک رسولی کلیسیا پر ایمان رکھتا ہوں

کیونکہ روح القدس کے عمل کے ذریعے "کلیسیا" مسیح کا بدن ہے۔ (افسیوں ۴ - ۴)۔ اُسکی ہیکل ہے (افسیوں ۳ - ۲۲)۔

انگور کی ڈالیوں کا مجموعہ ہے (یوحنا ۱۵ - ۱۵) اور "اعضا" کا مجموعہ (کلسیوں ۱ - ۱۸)

اس زندہ شراکت میں (جو رسولوں کے عقیدے میں "مقدسوں کی شراکت" کہلاتی ہے) ایک ساکرمینٹ کے وسیلے ہم داخل ہوتے ہیں اور دوسرے ساکرمینٹ کے وسیلے پرورش پاتے ہیں اور اس لئے ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم نے اُنکو مسیح میں دیکھا تو ہم عین اس فعل ہی سے اُن سے محبت رکھتے ہیں۔ ہمارا ایسا نہ کرنا تو ہماری تنگدلی کی وجہ ہے یا انسان کی اختراع کردہ تعلیمیں اور روایتیں ہماری نظر سے یہ اوجھل کر دیتی ہیں کہ خدا کے نزدیک ہم اور وہ مسیح میں ایک دوسرے کے اعضا ہیں۔

"کیتھولک"۔ کوئی شے کیتھولک نہیں (یعنی جو ساری دنیا میں شروع سے پائی جاتی ہو) جو "رسولی" نہ ہو۔

روحانی کلیسیا ایک سے زیادہ ہو سکتی ہی نہیں (افسیوں ۴۔ ۴ سے ۶)۔ اسمیں باطنی۔ غیر مرئی روحانی یگانگت کے مطابق بیرونی مجموعی مرئی یگانگت ہونی چاہیئے اور چند صدیوں تک ایسی مطابقت قائم رہی۔ لیکن انسانوں کے قومی اور مُلکی جذبات نے اور زیادتیوں اور غلطیوں نے اِس مطابقت کو پاش پاش کر دیا۔ جو مسیحی کلیسیا کی اُس حالت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو خدا کی قدرت سے پہلی صدیوں میں بے روک ٹوک جاری رہی اور جو اس کی توقع میں فروتنی سے کام کرتے ہیں وہ اب بھی ایسا فتوےٰ دینے سے پرہیز کرینگے کہ فلاں کلیسیا حقیقی ہے اور فلاں نہیں۔ کیونکہ بیرونی یگانگت تو بہت کچھ ٹوٹ گئی۔ اور ایسی ابتری کی حالت میں کسی پر فتوےٰ لگانا حد سے تجاوز کرنا ہے۔ بلکہ ہمیں یہ ایمان رکھنا چاہیئے کہ خدا اپنی مرضی کے مطابق ایسی بیرونی یگانگت پیدا کر دیگا جب ہم سب مسیح کی روح اور حقیقی فروتنی سے اتحاد کرنے پر راضی ہونگے اور مسیح میں ایک دوسرے کا زیادہ زیادہ علم حاصل کرتے جائینگے۔ ملکر دعا کرنے لگینگے اور مسیح کے روحانی بدن میں جو ہر ایک کا حصّہ ہے اُسکا اقرار کرینگے اور ہر ایک کے کام میں جو خدا کی برکت ہے اُسے تسلیم کرینگے۔ ایسا کرنے سے ہم اُس نصب العین کی مجموعی یگانگت پیدا کرنے میں بھی ممد و مددگار ٹھیرینگے اور کلیسیائی اتحاد جو ایک دن ہوگا اُسکے لئے راہ تیار کر دینگے۔ تلاوت

(۱) افسیوں ۱۔ ۱۵ سے ۲۳	(۲) افسیوں ۲۔ ۱۱ سے ۲۲
(۳) افسیوں ۳۔ ۱ سے ۱۰	(۴) افسیوں ۴۔ ۱ سے ۱۶
(۵) افسیوں ۵۔ ۲۲ سے ۳۳	(۶) ۱ تیمتھیس ۳ باب

اکیسواں سبق

"میں ایک بپتسمہ کا جو گناہوں کی معافی کے لئے ہے اقرار کرتا ہوں"

تیسرے حصے میں جو خاص سبق بپتسمے کے بارے میں آئے ہیں اُن سے اسکی بخوبی تشریح ہوتی ہے۔ لیکن اتنا کہنا مناسب ہوگا کہ یہ جملہ "گناہوں کی معافی کے لئے" اس امر پر دال ہے کہ اس سے پیشتر زندہ شخصی توبہ اور زندہ شخصی ایمان نجات دہندہ پر پیدا ہو چکا تھا۔ عبرانی ۶-۱ و ۲ سے یہ بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ایسی "توبہ" اور "ایمان" پہلے دو قدم ہیں جو روح کو اُٹھانے چاہئیں۔ تیسرا قدم بپتسمہ ہے۔ اعمال ۲-۳۸ اور رومیوں ۱۰-۹ و ۱۰ کو بھی دیکھو۔ توبہ اور ایمان بپتسمے سے پیشتر شروع ہوتے اور ترقی کرتے ہیں اور بپتسمے میں اُنکی حقیقت پہچانی جاتی ہے۔

بپتسمے سے یہ مراد ہے کہ تائب ایماندار روح کو مسیح کی اس بدنی کلیسیا میں جو روئے زمین پر موجود ہے پیوند کر دیا ہے۔ یہ پیوستگی سارے گناہوں کی معافی عطا کرتی ہے کیونکہ جب مسیح کا بدن جو اس زمین پر ہے مغفرت کا کلمہ سناتا ہے۔ تو مسیح جو سر ہے آسمان میں وہی اعلان کرتا ہے۔ اور مسیح کا کلام خدا کا ہی کلام ہے۔ دیکھو یوحنا ۲۰-۲۲ و ۲۳۔

تلاوت

(۱) متی ۳-۱ سے ۱۱	(۲) متی ۲۸-۱۶ سے ۲۰
(۳) اعمال ۲-۳۷ سے ۴۱	(۴) اعمال ۱۰-۱ سے ۲۳
(۵) اعمال ۱۰-۲۴ سے ۴۸	(۶) رومیوں ۶-۱ سے ۱۱

بائیسواں سبق

عبرانی ۶ - ۱ و ۲ میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ "توبہ اور ایمان" مسیح میں خدا کا عرفان حاصل کرنے کے لئے روح نئے نئے پہلے سبق تھے۔

اس کے بعد دوسرا قدم "بپتسمہ اور ہاتھوں" تا رکھنا تھا اُسکے بعد مُردونکی قیامت اور ابدی عدالت۔ اور یوں اِس عقیدے اور اِس فصل کا اختتام اِن الفاظ سے ہوتا ہے

"اور مُردوں کی قیامت اور آئندہ جہان کی حیات کا انتظار کرتا ہوں"

اِن الفاظ کے کہتے ہی ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ "میں مسیح کے دوبارہ آنے کا منتظر ہوں" کیونکہ اُسکی آمد ہی پر قیامت اور عدالت کا آغاز ہوگا۔

اُس وقت جو مسیح میں ہیں ظاہر ہو جائینگے اور جلال حاصل کرینگے۔ رومیوں ۸ - ۱۸ سے ۲۱ + ۱ یوحنا ۳ - ۲ + ۱ کرنتھی ۱۵ - ۱۵ سے ۵۷ اِس میں آگاہی بھی ہے اور حوصلہ افزائی بھی۔ ممکن ہے کہ انگور کی کوئی شاخ پژمُردہ ہو جائے (یوحنا ۱۵ - ۲ و ۶) اور تیل کے نہ ہونے سے چراغ بُجھ جائے (متی ۲۵ - ۱ سے ۱۲) زندہ عضو مُردہ ہو کر کاٹ دیا جائے (مکاشفہ ۳ - ۱)

اسلئے بپتسمے کے متعلق سبقوں کو حاصل کرنے کے لئے یہ مناسب ہے کہ روح میں خدا کا خوف پیدا ہو اور خدا کے آگے وہ فریاد کرنے لگے کہ اے خدا مجھے سکھا کہ میں آخر تک کیسے وفادار رہوں۔ "جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا جو آخر تک برداشت کریگا وہی نجات پائیگا"۔
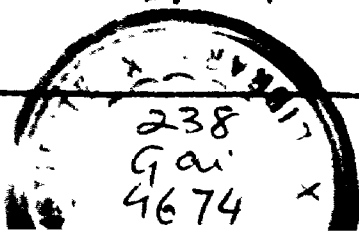
تلاوت

(۱) ۱-کرنتھی ۱۵-۱ سے ۱۱ (۲) ۱-کرنتھی ۱۵-۱۲ سے ۲۸
(۳) ۱-کرنتھی ۱۵-۳۵ سے ۴۹ (۴) ۱-کرنتھی ۱۵-۵۰ سے ۵۸
(۵) مکاشفہ ۲۰-۱۲ سے ۲۱-۸ تک (۶) مکاشفہ ۲۱-۲۲ سے ۲۲-۵ تک

(ب) "خدا کی بادشاہی میں مسیحی زندگی"

تینتیسواں سبق

دس احکام۔ خروج ۲۰-۱ سے ۱۷

اگر تم نے دیباچہ میں عقیدے کے معنے سمجھ لئے۔ اور اگر انجیل کے بارے میں سبق (حصہ اول) اور مسیحی تعلیم (حصہ دوم۔ فصل الف) تمہاری عقل میں آگئے۔ تب تم یہ بھی جان گئے ہوگے کہ زندہ ایمان سے دل کی تبدیلی۔ زندگی کی تبدیلی اور افعال کی تبدیلی پیدا ہوتی ہے ٹھیک جیسے زندہ بیج سے پھول اور پھل پیدا ہوتے ہیں وہ ایمان فی الحقیقت محبت ہے جس میں اور جیسے ویسے پہلے چار احکام (یا نواہی) زندہ محبت کرنے والے خدا کے پورے کئے جاتے ہیں (مرقس ۱۲-۲۹ و ۳۰) اس پر پورے طور سے غور کرو اور پھر اس پر غور کرو کہ کیسے آخری چھ احکام ویسے ہی مسیحی زندگی میں پورے ہوتے ہیں۔
مسیحی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ آدمی مسیح کی طرح زندگی بسر کرے (رومیوں ۸-۲۹)۔ اسلئے یہ صریح ظاہر ہے کہ گناہ آلودہ اشیا سے کنارہ رہنے کی نسبت یہ

کچھ زیادہ ہے۔ یہ محبت اور روزانہ خدمت وعبادت ہے ٹھیک جیسے یہ مسیح کے نزدیک تھی۔ اُسنے عہد عتیق کے اُن احکام کو لیا جو عموماً نواہی کی صورت رکھتے ہیں "تو خون نہ کرنا وغیرہ اور ظاہر کیا کہ بذریعہ محبت اُنکو مسیح کی بادشاہی میں کیسے پورا کر سکتے ہیں۔ "تو اپنے پڑوسی کو اپنے جیسا پیار کرنا۔ دیکھو لوقا ۱۰-۲۵ سے ۲۷+رومیوں ۱۳-۸ سے ۱۰+اور اِسکے معنے کی تشریح جو خود مسیح نے کی (متی ۲۲-۱۲)+

متی ۲۵-۳۱ سے ۴۶ میں یہ ظاہر کیا گیا کہ مسیحی آدمی گناہوں میں گرنے کے باعث مجرم نہ ٹھہرینگے۔ بلکہ محبت۔ خدمت اور پاکیزگی کے عملوں کو پیدا کرنے کی طرف سے غافل رہنے کی وجہ سے۔

پس چھٹی ممانعت محبت اور خدمت کا حکم ہے (۱۔یوحنا ۳-۱۴ سے ۱۸) اور اِسی طرح فی الحقیقت اُسکو پورا کر سکتے ہیں۔ ساتویں نہی یا ممانعت ساری باتوں میں پاکیزہ اور اپنے تیئں قابو میں رکھنے کا حکم ہے (افسیوں ۵-۲ سے ۵)۔

آٹھواں محبت اور خیرات کے کاموں کا حکم ہے (افسیوں ۴-۲۸)

نواں برادری کے ہر ممبر سے وفاداری کا حکم ہے (افسیوں ۴-۲۵)

پس جو لوگ خدا کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں وہ فی الحقیقت اِسی طریقے سے اِن نواہی پر عمل کر سکتے ہیں یعنی انکی چند نیکیوں پر عمل کرنے سے۔

تلاوت

(۱) متی ۲۵-۳۱ سے ۴۶ (۲) لوقا ۱۰-۲۵ سے ۳۷

(۳) یعقوب ۱-۱۷ سے ۲۷ (۴) یعقوب ۲-۱ سے ۱۳

(۵) یعقوب ۲-۱۴ سے ۲۶ اور ۴-۱۷ (۶) ۱-پطرس ۲-۹ سے ۱۷

چوبیسواں سبق

(احکام کا سلسلہ جاری ہے)

لیکن یسوع نے خدا کی نئی بادشاہی میں [illegible] احکام کے متعلق ایک اور بات بھی سکھائی۔ یعنی یہ کہ گناہ آلودہ اعمال (جنکی اُن میں ممانعت ہے) کا چشمہ دِل اور خیالوں میں پایا جاتا ہے۔ اسلئے جسکے نے خدا مجرم ٹھہرائیگا وہ فعل نہیں بلکہ دل اور خیال ہوگا۔

دیکھو متی ۱۵۔ ۱۰ سے ۲۰

اب دیکھو کہ مسیح اور اُسکے رسولوں نے اِسکو احکام پر کیسے چسپاں کیا۔

پہلا حکم دیکھو متی ۲۲۔ ۳۶ سے ۳۸

دوسرا حکم۔ کلسیوں ۳۔ ۵

تیسرا حکم۔ متی ۵۔ ۳۳ سے ۳۶

چوتھا حکم۔ عبرانی ۴۔ ۱ و ۲ و ۹ سے ۱۱ و مرقس ۲۔ ۱ سے ۵

پانچواں حکم۔ کلسیوں ۳۔ ۲۰ و ۲۱

چھٹا حکم۔ متی ۵۔ ۲۱ سے ۲۶ اور ۳۸ سے ۴۸

ساتواں حکم۔ متی ۵۔ ۲۷ سے ۳۲

نواں حکم متی ۵۔ ۲۷

اس سے تم قیاس کر سکتے ہو کہ آٹھویں کا اطلاق بھی ایسا ہی ہوگا مثلاً لوقا ۱۴۔ ۱۲ سے ۱۴۔

خود دسویں حکم سے ظاہر ہے کہ کیسے باقی احکام کو روحانی طور سے پورا کرنا چاہیئے۔ پچھلے سبق میں ہم نے ظاہر کیا تھا کہ دل اور خیال کے ان گناہوں سے ہم کیسے رہائی پا سکتے ہیں یعنی اُنکی ضدین نیکیوں

پر عمل کرنے کے ذریعہ۔ مقدس پولس نے فرمایا کہ نیکی سے بدی پر غالب آؤ رومیوں ۱۲ - ۲۱ -

تلاوت

مذکورہ بالا حوالجات پر غور و دعا کے ساتھ پھر عبور کرو۔

پچیسواں سبق

محبت

ہم دیکھ چکے ہیں کہ "محبت شریعت کا پورا کرنا ہے"۔ اب اسکا مفصل ذکر ہوگا کہ یہ محبت کیا ہے مطالعہ کرو ۱۔کرنتھی ۱۳ باب کا۔

مسیحی مسیحی کے درمیان یہ محبت خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے۔ دیکھو یوحنا ۱۳- ۳۴ و ۳۵ + ۱۔یوحنا ۴- ۷ سے ۱۱ + ۴- ۲۰ و ۲۱ + لیکن کیا اس خاص محبت کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہم غیر مسیحیوں سے محبت نہ رکھیں اور نہ اُنکی خدمت کریں اور اُنپر ترس اور رحم نہ کھائیں؟ یہ نہایت اہم سوال ہے اور اسکا جواب گلتیوں ۶- ۱۰ اور لوقا ۱۰- ۲۹ سے ۳۷ میں اور خود مسیح کے نمونے میں ملتا ہے۔

کیونکہ ساری انسانی محبت کا حصر الٰہی محبت پر ہے "ہم اسلئے محبت کرتے ہیں کہ پہلے اُسنے ہم سے محبت کی"۔ کیا خدا صرف اپنے ایماندار وں ہی سے محبت رکھتا ہے؟ اسکا جواب یوحنا ۳- ۱۶ + متی ۵- ۴۴ سے ۴۸ اور مکاشفہ ۵- ۹ میں ہے۔ تو پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ مسیحی اُنسے محبت نہ رکھے اور اُنکی خدمت نہ کرے جنکو خدا اسکا باپ پیار کرتا اور مدد کرتا ہے۔

تلاوت

(۱) ۱۔کرنتھی ۱۲- ۳۱ + ۱۳- ۳ (۲) ۱۔کرنتھی ۱۳- ۴ سے ۱۳

(۳) ۱۔یوحنا ۳- ۱۱ سے ۱۵ (۴) ۱۔یوحنا ۴- ۷ سے ۲۱

(۵) لوقا ۱۰- ۹+ سے ۳۷ (۶) متی ۵- ۳۸ سے ۴۸

چھبیسواں سبق

محبت کے کام

رومیوں ۱۲ و ۱۳ میں اُس زندگی کا نقشہ دیا گیا ہے جو محبت کی روح سے بسر کیجاتی اور خدا کی بادشاہی کے ساتھ ساتھ گذرتی ہے۔

آیات ۱ و ۲۔ یہ تقدیس نفس کا نتیجہ ہے۔

آیات ۳ سے ۵ جو شخص یہ زندگی بسر کرتا ہے وہ اعلےٰ عہدو نکی آرزو نہیں رکھتا بلکہ وہ اس امر کے جاننے کا طالب ہے کہ کسی طبقے میں وہ خدا کا جلال ظاہر کرے۔

آیات ۶ سے ۲۱ + اور اُس طبقے میں اُسکی خدمت بڑی سرگرمی کثرت اور پوری جان نثاری کی ہوتی ہے۔ نہ صرف اُسکے خانگی تعلقات میں بلکہ تمدنی تعلقات میں بھی (باب ۱۳-۱ سے ۱۰)

بحیثیت کلیسیائی ممبر ہونے کے تمہارے لئے یہ ایک ضروری امر ہے اگر تمہارے دلپر اثر ہوا ہے تو کیا تمہارے پیسے پر بھی اثر نہ ہوگا؟ (رومیوں ۱۲-۸) اگر تم محبت کرنے والے ہو تو کیا تم دینے والے بھی ہو گے؟عا

تلاوت

(۱) رومیوں ۱۲-۹ سے ۲۱ (۲) رومیوں ۱۳-۱ سے ۱۰

(۳) کلسیوں ۳-۸ سے ۱۷ (۴) کلسیوں ۳-۱۸ سے ۴-۱ تک

(۵) ۲ کرنتھی ۸ (۶) ۲-کرنتھی ۹

ستائیسواں سبق

مسیحی زندگی میں روح کو غذا کیسے دیں

عا یہ وہ جگہ ہے جہاں باقاعدہ دینے کیلئے عملی تعلیم دینی چاہئے (۲ کرنتھی ۸-۱ سے ۵ و متی ۶: ۱ سے ۴)

(الف) بائبل کا مطالعہ

زندگی کے قیام کے لئے غذا۔ خوراک ۔ پرورش اور حفاظت کی ضرورت ہے تاکہ یہ بڑھے اور ترقی کرے کیونکہ بڑھنا اسکا قانون ہے اور اسکے لئے روزانہ کوشش کی ضرورت ہے۔ "ہم فضل کے وسائل" کا مطالعہ کریں ۔ اور سب سے پہلے بائبل کے مطالعہ کا۔

ہم اس پر غور کریں کہ خدا کے مقدسوں کے تجربے میں خدا کے کلام نے کیا جگہ حاصل کی۔ اول اور مقدم ۔ خود ہمارے استاد نے متی ۴۔ ہم اپنی آزمائش کے وقت کلام کا کیسا استعمال کیا ۴-۱ سے ۱۰ اور اپنی ساری زندگی میں مثلاً متی ۲۲-۲۹ سے ۳۲ + لوقا ۲۴-۲۷

عہد عتیق کے مقدسوں کو دیکھو مثلاً زبور ۱۱۹-۹ و ۱۱ و ۱۸ و ۹۷ و ۱۰۳ و ۱۰۵ و ۱۲۹ و ۱۳۰ سے ۱۳۱ یہ زبور سب کے لئے کافی ہوگا۔ آخر کار دیکھو ایوب ۲۳-۱۲ نئے عہد نامہ کے مقدسوں کو دیکھو مثلاً ۲ تمتھیس ۳-۱۵ + ۱ پطرس ۲-۲ + کلسیوں ۳-۱۶

اپنے روحانی مشیر سے دریافت کرو کہ بائبل کے روزانہ مطالعے کے مختلف طریقے کون سے ہیں۔ سلسلہ وار تلاوت (ایک خاص تجویز سے) یا مضمون کے مطابق مطالعہ وغیرہ۔

اٹھائیسواں سبق

مسیحی زندگی میں روح کو غذا کیسے دیں

(ب) خلوتی دعا۔

یہاں بھی ہم یسوع مسیح کے نمونے پر غور کریں۔ لوقا ۴-۴۲ + ۵-۱۶ ، ۶-۱۲ ...... ۲۲-۳۹ سے ۴۶ "اٹھو اور دعا مانگو"۔ اب ہم اسکے حکم پر غور کریں متی ۶-۵ سے ۶ و ۱۵-۷ سے ۱۱ + یوحنا ۱۴-۱۳ سے ۱۴ + ۱۶-۲۴ "اسکے نام میں" مانگنے سے کیا مراد ہے؟ کیا اسکے یہ معنی ہیں کہ یہ جملہ "مسیح کی خاطر" اپنی دعا کے آخر میں

استعمال کریں یا نہیں۔ اس سے اُس ایمان کی طرف اشارہ ہے جسکے وسیلے سے روح اور مسیح ایک ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ روح کی دُعا مسیح کی روح میں ادا ہوتی ہے اور یوں یہ مسیح کی دُعا بن جاتی ہے متعلقہ ذیل میں اسکی طرف اشارہ ہے۔ ہاں بلکہ اس سے بھی گہرے معنی کی طرف۔ رومیوں ۸-۲۶

اپنے روحانی مشیر سے درخواست کرو کہ روزانہ دعا کا طریقہ سکھانے سے تمہاری مدد کرے دعاؤں کی کوئی چھوٹی کتاب تمہیں دے اور تمہیں سکھائے کہ اپنی دعاؤں کو انہیں کی طرح مکمل دو۔ یہ فراموش نہ کرو کہ دعا ایک منٹ کی ہو سکتی ہے اور ایک جملہ میں ادا ہو سکتی ہے جیسے کہ مقررہ اوقات پر ہو سکتی ہے۔

اُنتیسواں سبق

مسیحی زندگی میں روح کو غذا کیسے دیں

(ج) کلیسیائی عبادت اور عشائے ربانی کی ساکرمنٹ۔

مسیحی زندگی تنہائی اور تجرد کی زندگی نہیں ٹھیک طور سے یہ بسر نہیں ہو سکتی جبتک کہ دوسروں کے ساتھ نہ گذاریں جو مسیح کے ہیں اور جو اُسکی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس قرینے میں متعلقہ ذیل کا غور سے مطالعہ کرو

متی ۱۸-۱۵ سے ۲۰

پھر عبرانیوں ۱۰-۲۲ سے ۲۵ + اعمال ۱-۱۴ + ۲-۲ اور مابعد کی آیات کا

پس مسیحوں کا اکٹھا جمع ہونا خود ایک ساکرمنٹ ہے یعنی ایک خاص ستر ہ فضل اُس کے ملحق ہے اور اسی لئے روحانی خوراک کا یہ بڑا ساکرمنٹ شروع سے عشائے رابی کی عبادت ہو گیا۔ انجیل میں اور ۱-کرنتھی ۱۰-۱۶ اور ۱۱ میں اُسکے تعلق کا حال پڑھو۔

تیسواں سبق

تربیت نفس اور اُسکا روحانی اجر

تم آزمائے جاؤ گے اور کبھی کبھی تم کو پیچھے ہٹنا پڑیگا اور تمہیں جنگ کرنا ہوگا۔ اسلئے تمہیں اپنی تربیت و تادیب کرنا چاہیئے جن نفس کے وسائل کا پیچھے ذکر ہوا وہ اس تربیت و تادیب کے طریقے کا جز اعظم ہیں۔ لیکن ہم ایک اور بات کا ذکر بھی کرینگے اور مفصلہ ذیل پر غور کرو

۱۔کرنتھی ۵۔ ۹،۲ سے ۲۷ اور ۲۔کرنتھی ۱۲۔ ۵ یہاں دو باتوں کا ذکر آیا ہے :۔

(۱) امتحانِ نفس اور جرحِ نفس۔

(۲) خود انکاری

(۱) اپنے روحانی مشیر سے درخواست کرو کہ وہ تمہیں امتحانِ نفس اور جرحِ نفس کا طریقہ سکھائے ہم دوسروں پر جرح کرنا تو خوب جانتے ہیں لیکن اپنی جرح کرنے میں بہت قاصر ہیں۔ لیکن اول الذکر کے بارے میں جو بیان ہوا اُسپر وہ بیان کروتی ۷۔ ۱۰ اور موخرالذکر کے بارے میں دیکھو ۱۔کرنتھی ۱۱۔ ۳۱ بہت چھوٹے چھوٹے قصور اور بعض بڑے قصور نیکی کرنے میں بعض فروگذاشتیں اور بعض بڑی فروگذاشتیں خود غلطی کرنے والوں پر ظاہر نہیں ہوتیں جبتک کہ وہ تنہائی میں خدا کے سامنے اپنے دلکی پڑتال نہ کریں اور اپنے دن ہفتے۔ مہینے یا سال کو خدا کے حضور میں نہ جانچیں اور خدا کے روح کو اجازت نہ دیں کہ اُسکی ضمیر پر اُسکی تشریح کرے۔

(۲) اپنے روحانی مشیر سے درخواست کرو کہ وہ تمہیں روزہ رکھنے کا طریقہ سکھائے اس مضمون کے یہ چند پہلو ہیں :۔

(۱) بعض جائز اشیا کو انکی خاطر جنکو اُنسے ٹھوکر لگتی ہے مستقل طور سے ترک کرنا۔ اُسکی

میں شامل شراب یا دیگر نشی اشیا کا استعمال ہے۔ ہر پہلو سے تمکو ایسی چیزوں سے بالکل کنارہ کشی چاہئے۔

(ب) بعض کھانوں یا خوشگوار قسم کی خوراکوں شربتوں۔ تمباکو وغیرہ کو ایک خاص عرصے کے لئے ترک کرنا تاکہ دعا کے لئے یا شراکت کے لئے یا کام میں کوئی خاص ہو حاصل کرنے کے لئے موقع ملے

(ج) کسی دوسرے کی خاطر اپنی کسی شخصی خوشی کو یا مسیح کی خاطر کسی امنگ کو ترک کرنا

تلاوت

متی ۶-۱۶ سے ۱۸ + ا کرنتھی ۷-۵ + اعمال ۱۳-۲ و ۳ ، ۱۴-۲۳ ، ۱۶-۲۲ + پیدائش ۲۲-۱۶ و ۱۷ و ۱۸۔

اکتیسواں سبق

کیا تم اس محبت، شہادت اور خدمت (اسباق ۲۲ سے ۲۶) کی زندگی بسر کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ کیا تم اُن وسائل پر عمل کرنیکا ارادہ رکھتے ہو جنکے ذریعہ اس زندگی کی پرورش اور تربیت ہو سکتی ہے (اسباق ۲۷ سے ۳۰) اگر ایسا ہو۔ اور جبتک ایسا نہ ہو تم ان سبقوں کو سیکھ سکتے ہو جن میں بتیسمے کے متعلق تعلیم ہے! اور ایک مزید سبق در کار ہے کہ اس پر جو خرچ ہوگا۔ اُسکا حساب کرو۔

اس آخری سبق میں ہم اس امر کا مطالعہ کریں کہ اس معاملہ میں ہمارے خداوند کا مزاج کیا تھا متی ۵-۱ سے ۱۲ میں اس رعیت کی تصویر ہے جو خدا کی بادشاہت میں ہوگی اور خود بادشاہ نے یہ تصویر کھینچی ہے۔ اِسکے ہر پہلو پر نگاہ ڈالو اور اُسکے انجام پر غور کرو پھر آیات ۱۳ سے ۱۶ کو پڑھو۔

اب مفصلہ ذیل عبارتوں کو پڑھکر اُنکے عمق تک پہنچنے کی کوشش کرو اور دیکھو اُن میں تمہارے لئے کیا سبق ہے۔ تم جو مسیح مصلوب کا اقرار اس ملک میں کرتے ہو۔ متی ۱۶-۲۴ سے ۲۶-یوحنا ۱۲-۲۰ سے ۲۶ لوقا ۱۴-۲۵ سے ۲۷ ... کیا تم یہ ارادہ رکھتے ہو؟